سوال

(106)زبردستی امامت کروانے والے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جماعت کے سردار نے کسی کو خطیب مسجد کا مقرر کیا تھا۔ اب دوسرا ایک شخص زبردستی بے حکم سردار کے امام بن کر اس مسجد میں نماز پڑھاتا ہے، اس کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس دوسرے شخص کے پیچھے نماز تو جائز ہے، لیکن خود اس شخص کی نماز اس زبردستی امامت کرنے سے عند اللہ مقبول نہیں ہے، بلکہ وہ شخص اس زبردستی بے حکم سردار کے امامت کرنے سے گنہگار اور اللہ پاک کا نافرمان ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول: ((ثلاثة لا یقبل اللہ منھم صلاة، من تقدم قوما، وھم لہ کارھون)) الحدیث (رواہ أبو داود وابن ماجہ)[1]

[عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں فرماتا: ایک وہ آدمی جو قوم کا امام بن جائے، حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں]

قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((ثلاثة لا یجاوز صلاتھم آذانھم: العبد الآبق حتی یرجع، وامرأة باتت وزوجھا علیھا ساخط، وإمام قوم وھم لہ کارھون))[2]

[رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں جاتی: مفرور غلام حتی کہ وہ واپس آجائے، وہ عورت جو اس حال میں رات بسر کرے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور لوگوں کا امام، جب کہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں]

وعن أبي مسعود عقبة بن عمرو رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لا یؤمن الرجل الرجل في سلطانہ))[3] (رواہ أحمد ومسلم، ورواہ سعید بن منصور)

[ابو مسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کی سربراہی کی جگہ امامت نہ کرائے]

وفیہ: ((لا یؤم الرجل الرجل في سلطانہ إلا بإذنہ))

[اوراسی میں ہے کہ کوئی شخص کسی شخص کی ریاست میں اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے]

وعن أبي هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال: ((لايحل لرجل يؤمن ب الله واليوم الآخر أن يوم قوما إلا باذنهم)) الحديث[4] (المنتقى مطبوعه مطبع فاروقی دہلی، ص: ۹۰و۹۲)

[ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اسے حلال نہیں کہ بغیر اجازت کے کسی قوم کی امامت کرائے]

---

[1] سنن أبي داود، رقم الحديث (۵۹۳) سنن الترمذي، رقم الحديث (۳۵۸) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (۹۷۰) اس کی سند ضعیف ہے، لیکن مجموعی طور پر یہ حدیث صحیح ہے۔ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''لكن الحديث قد صح بمجموع رواية جمع من الصحابة بألفاظ متقاربة'' (السلسلة الصحيحة: ۳۲۴/۵)

[2] سنن الترمذي، رقم الحديث (۳۶۰) اس حدیث کو امام ترمذی اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔

[3] صحيح مسلم، رقم الحديث (۶۷۳) مسند أحمد (۱۲۱/۴)

[4] سنن أبي داود، رقم الحديث (۹۱)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 236

محدث فتویٰ